اللہ تعالی بندوں کو انعام دنیوی سے بھی نوازتا ہے

الْخُطْبَةُ الأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَرِيمِ الْوَهَّابِ، يُعَجِّلُ لِعِبَادِهِ الثَّوَابَ، وَيُؤْتِيهِمْ مِنْ فَضْلِهِ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ تَعَالَى، قَالَ سُبْحَانَهُ: (**وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا* وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ**)(١).

حضراتُ وخواتینِ اسلام! اللہ تعالی اپنے بندوں پر بڑا احسانُ وکرم فرمانے والا ہے، اس کی عنایتوں اور نوازشوں کی کوئی انتہا نہیں، بندۂ مؤمن کو اعمالِ صالحہ کے بدلے اس دنیا میں بھی نوازتا ہے، اور اُخروی زندگی میں بھی اجرِ عظیم عطا فرمائے گا، اللہ ربُّ العالمین کا فرمانِ عالیشان ہے: (**مَنْ كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ**

(١) الطلاق: ٢ - ٣ .

﴿وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا﴾[1]. جو شخص (صرف) دنیا کا ثواب چاہتا ہو (اسے یاد رکھنا چاہئے کہ) اللہ تعالی کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کا ثواب موجود ہے۔ اور اللہ تعالی ہر بات کو سننے والا اور ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ اللہ رب العزت کی اس رحمتِ بے پایاں کا ذکر سرورِ کونین ﷺ نے اس طرح بیان فرمایا ہے: «إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً؛ يُعْطَى بِهَا فِي الدُّنْيَا، وَيُجْزَى بِهَا فِي الْآخِرَةِ»[2].

بے شک اللہ تعالیٰ کسی مؤمن سے ایک نیکی بھی کم نہیں کرے گا، دنیا میں بھی اسے اس کا بدلہ عطا کیا جائے گا اور آخرت میں بھی اسے اس کا بدلہ عطا کیا جائے گا۔ اعمالِ صالحہ کا اجرُ وثواب ایک ایسا عطیہُ ربانی ہے کہ بندۂ مؤمن کو دنیا وآخرت دونوں جگہ اس سے مستفید ہونے کی سعادت حاصل ہوگی، باری تعالی کا فرمان ہے: ﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً﴾[3]. نیک عمل جو کوئی بھی کرے گا مرد ہو یا عورت بشرطیکہ صاحبِ ایمان ہو تو ہم اسے ضرور ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے۔

حاضرین مجلس اور محترم سامعین! اب سوال یہ ہے کہ وہ کون سے نیک اعمالُ وافعال ہیں جن کا بدلہ اللہ عزّوجلّ نقد اسی دنیا میں مرحمت فرماتا ہے؟ تو ایمان اور عمل صالح کا شمار ان

---

(١) الزمر: ١٣٤ .

(٢) مسلم : ٢٨٠٨.

(٣) النحل: ٩٧.

عظیم نیکیوں میں ہے جس کا اجر وثواب اللہ تعالی دنیا میں بھی عطا فرماتا ہے، اور مختلف طریقوں سے نوازتا ہے، مخلوق کے دلوں میں اس کی محبت ومودت جاگزیں فرمادیتا ہے، ارشادِ ربّانی ہے: (إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا)[1]. بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کیے، خدائے رحمن ان کے لیے دلوں میں محبت پیدا کردے گا۔ یعنی بندگانِ خدا کے قلوب اس کی محبت سے معمور ہوجاتے ہیں[2]. تفسیر ابن کثیر میں ہے: کہ جب بندۂ مؤمن یکسوئی کے ساتھ اپنے دل کو اللہ تعالی کی طرف متوجہ کرتا ہے تو اللہ رب العزت مؤمن بندوں کے دلوں کو اس کی طرف پھیر دیتا ہے اور ان کے سینوں میں اس کی الفت ومحبت پیدا فرمادیتا ہے[3].

اسی طرح ایمانُ وعملِ صالح کا فوری ثمرہ دعا کی قبولیت کی شکل میں بھی ظاہر ہوتا ہے، قرآنِ پاک میں اللہ سبحانہ وتعالی کا پاک ارشاد ہے: (وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ)[4]. اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنھوں نے نیک عمل کیے ہیں، وہ ان کی دعا سنتا ہے اور انہیں اپنے فضل سے اور زیادہ دیتا ہے۔ یعنی جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں تو وہ ان کی عرضداشت کو قبول فرماتا ہے، اور استحقاقِ اصلی سے زیادہ مرحمت فرماتا ہے۔[5] اور دنیا کی وہ نعمتیں بھی عطا

---

(١) مريم: ٩٦.

(٢) تفسير الطبري: (١٥/٦٤٢).

(٣) تفسير ابن كثير : (٥/٢٦٩).

(٤) الشورى: ٢٦.

(٥) تفسير ابن كثير: (٧/٢٠٦)

کرتا ہے جس کے مانگنے سے قاصر رہا، کیونکہ اللہ تعالی بندوں کے احوالُ ومصالح سے اچھی طرح واقف ہے[1].

اس دنیا میں مومنینِ صادقین کو اللہ رب العزت کا ایک انعام یہ بھی ہے کہ ان کے اعمال صالحہ کے بدلے خوشحالی وتونگری سے بھی نوازتے ہیں، رب العالمین کا فرمانِ عالیشان ہے: (وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ)[2]. اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیا، اور ہر اس بات کو دل سے مانا جو محمد (ﷺ) پر نازل کی گئی ہے۔ اور وہی حق ہے جو ان کے پروردگار کی طرف سے آیا ہے۔ اللہ تعالی ان کی برائیوں کو معاف کردے گا اور ان کی حالت سنوار دے گا۔

برادرانِ اسلامی! نیک کام اگر اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لئے کیا جائے، تو اللہ تعالی اخلاصُ وللّٰھیت کی برکت سے مشکلات کو دور فرماتا ہے اور آفاتُ وبلیات سے محفوظ فرماتا ہے، ایک حدیث میں آیا ہے: «بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَشَّوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ، فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ، فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ، فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلَّهِ، فَادْعُوا اللَّهَ تَعَالَى بِهَا، لَعَلَّ اللَّهَ يُفَرِّجُهَا

---

(١) التحرير والتنوير: (٢٥/٩١)
(٢) محمد: ٢ .

عَنْكُمْ»[1]. رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک بار تین آدمی چلے جا رہے تھے تو بارش ہونے لگی، ان لوگوں نے پہاڑ کے ایک غار میں پناہ لی، ان کے غار کے منہ پر پہاڑ کا ایک پتھر لڑھک کر آگیا جس سے اس غار کا منہ بند ہو گیا، (اس پریشانی میں) ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اپنے نیک اعمال پر غور کرو جو تم نے خالص اللہ تعالی کی رضا کے لئے کئے ہوں اور اس کے واسطہ سے اللہ تعالی سے دعا کرو، شاید اللہ تعالی اس مصیبت کو تم سے ٹال دے۔ چنانچہ ہر ایک نے اپنے مخلصانہ عمل کے واسطے سے دعا کی تو اللہ تعالی نے اس پریشانی سے ان لوگوں کو نجات دے دی.

اسی طرح سُنَن و نوافل کے اہتمام کی برکت سے بہت سے فوائدِ دنیوی حاصل ہوتے ہیں، بندہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے، اَعضاءُوجَوارح اللہ تعالیٰ کی اِطاعت کے تابع ہو جاتے ہیں، بندے کی دُعائیں اللہ کے حضور قبول ہونے لگتی ہیں، اور بندہ اللہ کی مضبوط پناہ میں آجاتا ہے، حدیث قدسی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ اللَّهَ قَالَ: وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ»[2]. اللہ تعالی فرماتا ہے: میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعے مجھ سے

---

(١) مسلم: ٣٧٤٣.

(٢)البخاري : ٦٥٠٢.

قربت حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اور اگر وہ مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے تو میں اسے عطاء کرتا ہوں اور اگر کسی چیز سے پناہ چاہتا ہے تو میں پناہ دیتا ہوں۔ اسی طرح استغفار کی کثرت نزولِ بارش، اولاد کی برکت، مالُ ومنال کی ترقی اور حصولِ نعمتِ دنیوی کا سبب ہے، اللہ تعالی نے قرآن پاک میں سیدنا نوح علیہ السلام کی زبانی ارشاد فرمایا: (**فقلت اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا* يُرْسِلْ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا* وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا**)[١]. چناچہ میں نے کہا کہ: اپنے پروردگار سے مغفرت مانگو، یقین جانو وہ بہت بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر کثرت سے بارش برسائے گا۔ اور تمہارے مال اور اولاد میں ترقی دے گا، اور تمہارے لیے باغات پیدا کرے گا، اور تمہاری خاطر دریا بہادے گا۔

حضراتِ سامعین کرام! اللہ کی خاطر تواضع اختیار کرنا بھی ایک نیک عمل ہے، جس سے انسان کا مقام ومرتبہ اس دنیا میں بلند ہو جاتا ہے، نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی: « **مَا**

---

(١) نوح : ١٠-١٢ .

تَواضعَ أَحدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفعَهُ اللَّهُ»[1]. اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضاء کے خاطر تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو رِفعتُ وبلندی عطا فرماتے ہیں۔ یعنی جو بندہ اللہ تعالی کے لیے فِروتَنی اور خاکساری کا رَویّہ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں رِفعت اور بالا تری بخشتا ہے، اور مخلوق کے دلوں میں اس کا احترام اور قدرُ ومنزلت پیدا کر دیتا ہے[2].

اسی طرح جن اعمال کا معاوضہ اللہ تعالی دنیا میں فوراً عطا فرماتا ہے ان میں صدقہ وخیرات اور اللہ کے راستے میں مال خرچ کرنا بھی ہے، اللہ ربُّ العالمین نے قرآنِ مجید میں فرمایا: ﴿وَمَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ﴾[3] اور تم جو چیز بھی خرچ کرتے ہو وہ اس کی جگہ اور چیز دے دیتا ہے، اور وہی سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ ایک حدیث قدسی میں آیا ہے: «قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ»[4]. اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! تو خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔ اسی طرح نیکی اور خیر کے کاموں میں مال خرچ کرنے سے رزق میں برکت ہوتی ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿مَّثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ

---

(١) مسلم : ٢٥٨٨ .
(٢)شرح النووي على مسلم : (١٤٢/١٦) .
(٣)سبأ : ٣٩.
(٤) متفق عليه.

وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ)[۱]. جولوگ اللہ تعالی کے راستے میں اپنامال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ سات بالیں اُگائے (اور) ہر بال میں سو دانے ہوں اور اللہ تعالیٰ جس کیلئے چاہتا ہے (ثواب میں) کئی گنا اِضافہ کردیتاہے۔ اللہ بہت وسعت والا (اور) بڑے علم والا ہے۔

انعامِ دنیوی کے خواستگارو! والدین کے ساتھ حسنِ سلوک اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کے برتاؤ پر بھی اللہ تعالی دنیوی اجر سے نوازتا ہے، اور اس سے رزق میں وسعت وفراخی اور عمر میں برکت ہوتی ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُمَدَّ لَهُ فِي عُمُرِهِ، وَيُزَادَ فِي رِزْقِهِ، فَلْيَبَرَّ وَالِدَيْهِ، وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ»[۲]. جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کی عمر میں برکت اور رزق میں اضافہ ہو جائے، اسے چاہئے کہ اپنے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرے اور صلہ رحمی کیا کرے۔

عام انسانوں کی معاونت اور حاجت روائی سے بھی دنیوی زندگی میں اللہ کی نصرت ومدد متوجہ ہوتی ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ»[۳]. اور بندہ جب تک اپنے بھائی کی مدد میں لگا

---

(۱) سبأ : ۳۹.
(۲) صحيح ابن حبان : ٤٤٠ .
(۳) مسلم : ٢٦٩٩ .

رہتا ہے اللہ تعالیٰ بندہ کی مدد میں لگا رہتا ہے۔ دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ»[1]. جو شخص کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کی سعی و کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے۔

اے اللہ! ہمیں اعمالِ صالحہ کی توفیق عطا فرما، اخلاقِ حسنہ اور صفاتِ حمیدہ سے متصف فرما، مخلوق کی حاجت روائی کرنے والا بنا، نیکی اور بھلائی کے کاموں میں سبقت لے جانے والا بنا، دنیا اور آخرت کی تمام تر بھلائیوں سے ہمکنار فرما۔ آمین۔

فَاللَّهُمَّ اهْدِنَا لِأَحْسَنِ الْأَقْوَالِ وَالْأَفْعَالِ، وَأَلْهِمْنَا جَمِيلَ الْأَخْلَاقِ وَكَرِيمَ الْخِصَالِ، وَاجْعَلْنَا لِلْخَلْقِ نَافِعِينَ، وَلِصَنَائِعِ الْمَعْرُوفِ مِنَ السَّابِقِينَ، وَوَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ، عَمَلًا بِقَوْلِكَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾[2].

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) متفق عليه .

(٢) النساء: ٥٩.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِهِ وَعَظِيمِ سُلْطَانِهِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

حضراتِ گرامی! بندۂ مومن اس دنیا میں اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری اور عبادتُ وبندگی بجالاتا ہے، اور معاملات میں نرم خوئی اور خوش اسلوبی کا مظاہرہ کرتا ہے تو اللہ رب العزت ایسے بندے کو دنیا میں بھی نقد معاوضہ عطا فرماتا ہے اور آخرت میں بھی پورا پورا اجر دے گا، اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ﴾[١]. جو لوگ اس دنیا میں نیکی کرتے ہیں ان کے لئے نیک صلہ ہے۔یعنی جس نے دنیا میں نیک عمل کیا اللہ تعالی دنیا اور آخرت دونوں جگہ اس کے ساتھ فضلُ وکرم اور احسان کا معاملہ فرمائے گا[٢]، اسی لئے قرآنِ پاک میں اللہ کے نیک بندوں کی دعا اس طرح وارد ہوئی ہے: ﴿وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً﴾[٣]. (اے اللہ) ہمارے حق میں

---

(١) النحل : ٣٠.
(٢) ابن كثير : ٤/٥٦٨ .
(٣) الأعراف : ١٥٦ .

بھلائی لازم کردے اس دنیا میں (بھی) اور آخرت میں (بھی)۔ دوسری دعا اس طرح وارد ہے: ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾[1]. اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما۔

هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى مَنْ جُعِلَتِ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ سَبَبًا لِكِفَايَةِ الْهُمُومِ، وَمَغْفِرَةِ الذُّنُوبِ، قَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا؟ قَالَ: «**إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ، وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ**»[2]. وَبِهَا أَمَرَنَا اللَّهُ تَعَالَى؛ قَالَ سُبْحَانَهُ: ﴿**إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا**﴾[3].

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

---

(١) البقرة : ٢٠١ .

(٢)الترمذي: ٢٤٥٧.

(٣) الأحزاب: ٥٦ .

اللَّهُمَّ اجْعَلْنا مِنَ الْبَارِّينَ بِآبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ، الْمُحْسِنِينَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَأَرْحَامِهِمْ. **اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخ خليفةْ بن زايدْ لِكُلِّ خَيْرٍ، وَاحْفَظْهُ بِحِفْظِكَ وَعِنَايَتِكَ، وَوَفِّقِ اللَّهُمَّ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَأَيِّدْ إِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ.**

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، **اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد، وَالشَّيْخ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمْ رَحْمَةً وَاسِعَةًمِنْ عِنْدِكَ، وَأَفِضْ عَلَيْهِمْ مِنْ خَيْرِكَ وَرِضْوَانِكَ.** وَأَدْخِلِ اللَّهُمَّ فِي عَفْوِكَ وَغُفْرَانِكَ وَرَحْمَتِكَ آبَاءَنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَجَمِيعَ أَرْحَامِنَا وَمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا.

اللَّهُمَّ احْفَظْ لِدَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ اسْتِقْرَارَهَا وَرَخَاءَهَا، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا، وَزِدْهَا فَضْلًا وَنِعَمًا، وَحَضَارَةً وَعِلْمًا، وَبَهْجَةً وَجَمَالًا، وَمَحَبَّةً وَتَسَامُحًا، وَأَدِمْ عَلَيْهَا السَّعَادَةَ وَالْأَمَانَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارَ، وَاجْزِ خَيْرَ الْجَزَاءِ أُمَّهَاتِ الشُّهَدَاءِ وَآبَاءَهُمْ وَزَوْجَاتِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ جَمِيعًا، اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى

أَصْحَابِهِ. اللَّهُمَّ كُنْ مَعَهُمْ وَأَيِّدْهُمْ، اللَّهُمَّ وَفِّقْ أَهْلَ الْيَمَنِ إِلَى كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْمَعْهُمْ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَارْزُقْهُمُ الرَّخَاءَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ انْشُرِ الاِسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.